خلفائے راشدین اور یزید کا مقابلہ

"شیعہ رسالوں میں سنیوں کے عقائد پر بہت حملے ہوتے رہتے ہیں۔ ہم نے نہایت متانت ونرمی سے انکے جواب کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ چنانچہ یہ امر ناظرین تشحیذ پر مخفی نہیں اسی سلسلہ میں یہ مضمون دیا جاتا ہے جو امید ہے غور سے مطالعہ کیا جائیگا۔ ہمارا مدعا اصلاح ہے نہ کہ کسی پر حملہ کرنا یا کسی کی توہین۔ ہر مہینے کا رسالہ بیس پچیس شیعہ دوستوں کو مفت بھجوایا جاتا ہے۔ لیکن رسالہ کا فنڈ اسکا متحمل نہیں۔ اسلئے ناظرین سے استدعا ہے کہ جن علاقوں میں شیعہ عنصر کی مخالفت ہے۔ وہاں اس رسالہ کے خریدار پیدا کئے جائیں۔ یا مفت اشاعت کا بندوبست ہو۔ اگر کسی احمدی کے آگے کوئی شیعہ بھائی اعتراض پیش کریں۔ تو وہ تشحیذ میں بھیجدیں۔ جواب باصواب دیا جائیگا ہم چاہتے ہیں کہ ان دونوں قوموں میں اتفاق ہوجائے۔ اور فیمابین جو غلط فہمیاں یا حجابات ہیں۔ انکا ازالہ ہوجائے۔"

اس مضمون میں اُن چیدہ شبہات کا ردّ ہے۔ جو ایڈیٹر صاحب اصلاح نے اپنے رسالہ الشمس جلد ۳ نمبر ۶ میں یزید کو خلفائے راشدین سے افضل قرار دیتے ہوئے بڑے شدّ ومد سے وارد کئے تھے اور وہ شبہات زیر عنوان "یزید کی مدح خوانی اکابر شیعہ کی زبانی" ماہ نومبر ۱۳ء کے تشحیذ میں معزز ناظرین ملاحظہ کر چکے ہیں۔ آخر مضمون مذکور میں جو وعدہ کیا تھا۔ خاکسار ہیچمدان اب اسکا ایفا کرتا ہے۔

تمہید

ابتک شیعہ وسنی میں جناب علی اور ابوبکر صدیق رضؓ کے درمیان افضل ومفضول کی بحث محدود چلی آتی تھی۔ مگر ایڈیٹر اصلاح کی جدّت پسندی دیکھئے کہ آپ نے برخلاف اپنے اسلاف

کے جناب علی تو دور کنار رہے یزید کو بھی ابوبکر و عمر رضؓ سے افضل قرار دیدیا۔ اور اپنے زعم میں افضلیت کے بڑے بڑے لاجواب پہلو نکالے ہیں۔ ماشاء اللہ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ ایڈیٹر صاحب موصوف معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس جدید استدلال پر بڑے نازان ہیں۔ کیونکہ بار بار اسکا تکرار اصلاح وغیرہ میں کرتے ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ انہوں نے اس راہ کے اختیار کرنے میں نہ صرف اپنے شمت تعصب کا ثبوت دیا ہے۔ جو انکو خلفائے رسول مقبول صلعم سے ہے۔ بلکہ دیگر فاش غلطیوں کا ارتکاب بھی فرمایا ہے۔ مثلاً

(۱) یزید کو اصحاب ثلاثہ سے افضل ٹھہرا کر اگر اسکی روح کو خورسند کیا۔ تو ضرور ہے کہ جناب علیؑ اور امام حسین کی ارواح کو سخت ناراض کیا۔ کیونکہ حسب اعتقاد شیعہ آل ابی سفیان اور اہلبیت رسول صلعم کے درمیان للّٰہی عداوت ہے۔ جس کا سلسلہ جب ہی جاکر ختم ہوتا ہے کہ امام آخرالزمان ظہور فرمائیں۔ بحارالانوار جلد ۱۳ مطبوعہ ایران صفحہ ۲۵۸

(۲) چونکہ باعتقاد شیعہ جناب علی شیخین رضؓ سے افضل ہیں۔ اگر بقول ایڈیٹر صاحب اصلاح یزید بھی شیخین سے افضل ٹھہرا۔ تو دوسرے لفظوں میں گویا یزید کو جناب علی کا بھی ہمسر مان لیا۔ اسطرح جناب علی کی جو تحقیر و تذلیل ہوتی ہے کیا وہ شیخین کی تحقیر سے کسی طرح کمتر ہے

(۳) مثل مشہور ہے ؎ کند ہم جنس با ہم جنس پرواز۔ ابوبکر اور جناب علی کا مقابلہ کیا جائے تو اسکی معقولیت کے لئے متعدد وجوہ موجود ہیں۔ مثلاً دونوں سابق الاسلام ہیں دونوں رسول صلعم کے قریبی ہونیکے علاوہ کئی سالوں تک ابتدائے نبوت سے لے کر وفات نبوی تک رسول صلعم کی صحبت و تربیت سے بہرہ اندوز رہے۔ اسی طرح دوسرے اور تیسرے درجہ پر فاروق و عثمان رضی اللہ عنہم کے نام نامی لئے جائیں۔ تو قرین صواب اور موزون بھی ہے لیکن یزید کا اس مرہ سابقون الاولون میں کیا ذکر؟ اور کس مناسبت کی بنا پر اسکو انکا مد مقابل قرار دیا جائے۔ کجا ذی النورین و فاروق و صدیق کجا یزید ابن طلیق ابن طلیق۔ چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔

(۲) پھر جو وجوہ افضیلت اختراع فرماتی ہیں۔ وہ بدستور زنگ خوردہ وسطحی جہلا کو خوش کرنے والی۔ نہ انکو شعار دین کہا جا سکتا ہے نہ معیار صداقت بلکہ وہ زیادہ تر سوشل اور دنیاداروں کے رسم ورواج کے رنگ میں ہیں۔ گویا ایڈیٹر صاحب باایں ہمہ دعوے ہمہ دانی قرآن حدیث سے کوئی معیار پیش نہ کر سکے اور پیش کئے تو ایسے معیار جن سے جابجا جاہلیت پرستی کا ثبوت ہو۔

اس تمہید کے بعد اصل شبہات کا جواب زیر عنوان اصلاح و مصلح عرض کیا جاتا ہے۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

اصلاح - خلفائے ثلاثہ نطفہ کفار سے تھے۔ اور یزید کا باپ بلکہ دادا بھی مسلمان تھا۔ لہذا اس اعتبار سے بھی وہ خلفائے ثلاثہ سے افضل تھا۔ رسالہ الشمس جلد ۱ نمبر ۸ صفحہ ۱۲۔

مصلح (۱) آپکی یہ وجہ فضیلت شاید سادہ لوح شیعوں کے لئے دل خوش کن ہو۔ تو مگر جس کو خدا نے ذرا بھی شعور دیا ہے۔ فوراً جان لیگا۔ کہ اس میں سراسر ابلہ فریبی ہے

(۲) اجی خلفائے ثلاثہ کے باپ جب کافر تھے۔ اسوقت مسلمان ہی کون تھا۔ اکثر مہاجرین والانصار کے باپ کافر ہی تھے اور اسلئے وہ عموماً نطفہ ہائے کفار سے تھے۔ کیا جناب علیؑ کے سگے بھائی عقیل اور عباس عم رسولؐ و جناب علیؑ جنگ بدر میں دوسرے کفار کے ساتھ قید ہو کر آنحضرت صلعم کی خدمت میں نہیں لائے گئے تھے؟ دیکھو تفسیر صافی زیر آیت یاایھا النبی قل لمن فی ایدیکم من الاسریٰ۔ کیا پھر ان سب بزرگوں سے یزید افضل ٹھہریگا؟

(۳) آپ لکھتے ہیں کہ یزید کا باپ دادا مسلمان تھا۔ لیکن ایمان سے فرمائیے کہ وہ پیدائشی مسلمان تھے یا اصحاب ثلاثہ رضؓ اور دوسرے مسلمانوں کی طرح بعد کو اسلام لائے تھے اگر پیدائشی تھے تو ابوسفیان کون تھا جو فتح مکہ سے پہلے تک کفار مکہ کا سردار تھا۔ آپ کے علماء نے تو آیت فقاتلوا ائمۃ الکفر کی تفسیر میں لکھا ہے کہ مراد ائمہ الکفر سے ابوسفیان

و حارث و عکرمہ ہیں" (تفسیر عمدۃ البیان سید عمار علی مطبوعہ یوسفی دہلی ص۴۸۹) اسی طرح یزید کے باپ کی نسبت بھی دریافت طلب ہے کہ اگر وہ پیدائیشی مسلمان تھا۔ تو آپ کے خاتم المحدثین کیوں لکھتے ہیں۔ کہ وفات آنحضرت صلعم سے صرف پانچ ماہ پیشتر بخوف جان آنحضرت صلعم کی خدمت میں آکر حاضر ہوا۔ اور مسلمان ہو گیا۔ ودر احادیث وارد شدہ است کہ اسلام معاویہ پنجماہ پیش از وفات حضرت رسالت بودہ الخ تذکرۃ الائمہ ص۱۱۱ مطبوعہ ایران۔

اگر بعد کو مسلمان ہوئے تو کیا اصحاب ثلاثہ بھی مسلمان نہیں ہوئے۔ بلکہ یزید کے پ دادا سے کئی سال پیشتر اور کیا خلیفہ بلا فصل جناب صدیق کا باپ ابو قحافہ بھی اسلام نہیں لائے تھے اگر شک ہو تو ملاحظہ ہو۔ ناسخ التواریخ جلد ۲ کتاب ۲ صفحہ ۱۲ جہاں لکھا ہے" ابو قحافہ پدر ابوبکر است در سال فتح ایمان آوردہ" کتاب مذکور کے صفحہ ۰۰، پر ابو سفیان کی نسبت بھی لکھا ہے" در عام فتح ایمان آوردہ"

ہے عمر و عثمان کے باپ سو ثابت کرنا چاہیئے کہ وہ ابو سفیان اور معاویہ کی طرح زمانہ رسالت تک زندہ رہے اور یہ بھی کہ دوسرے کفار کے ہمرکاب ہو کر آنحضرت صلعم سے جدال و قتال کرتے رہے حتّٰی کہ بحالت کفر ہی راہی آخرت ہو گئے" پس جب تک آپ یہ ثابت نہ کرینگے آپ کے ہیچو قسم شبہات بالکل مفتریات اور خرافات ٹھہرینگے یا نہ؟

اصلاح نسبی حالت اس (یزید) کی ایسی تھی۔ کہ اسکا دادا ابو سفیان ہمیشہ ابوبکر و عمر کو اذل بطن قریش کہتا تھا۔ اور ابوبکر و عمر ابو سفیان کو سید و شیخ قریش کہا کرتے تھے الشمس ص۴۲

مصلح (۱) ابو سفیان کا قول کسی کے لئے حجت نہیں۔ اگر اسنے ابوبکرؓ و عمرؓ کو اذل بطن قریش کہا بھی ہوگا۔ تو آپکی طرح بتقاضائے جاہلیت پرستی۔ کیونکہ قرآن و حدیث اسکی تائید نہیں کرتے کیا اسی طرح ابو سفیان کے دوست قدیم عبد اللہ بن ابی رئیس منافقین نے اعز بطون قریش رسول صلعم، کو اور انکی جماعت کو اذل نہیں کہا تھا؟ دیکھو تفسیر صافی ص۳۱۵ زیر آیت لئن رجعنا الی المدینۃ لیخرجن الاعز منھا الاذل

(۲) ابوسفیان کے قول کو مینے جاہلیت سے اسواسطے منسوب کیا ہے کہ اسلام نے معزز اور مکرم ہونے کا مستحق زیادہ تر اہل تقوے کو قرار دیا ہے اور مختلف قبائیل واقوام کا ہونا شناخت و تعارف کیلئے فرمایا ہے نہ تفاخر کے لئے جیسے جناب رسالت مآب صلعم کے خطبہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ جو آپ نے فتح مکہ مکرمہ کے موقعہ پر فرمایا تھا۔

یاایھا الناس ان اللہ قد ذھب عنکم بالاسلام نخوۃ الجاھلیۃ وتفاخرھا باباٰیئھا × × الا انکم من اٰدم واٰدم من التراب وان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم یعنی اے لوگو! اب تم اسلام لائے ہو۔ تو لازم ہے۔ کہ زمانہ جاہلیت کی نخوت اور اپنے باپ دادوں پر فخر کرنیکی عادات تم میں سے چلی جائیں سو تم آدم کی اولاد سے ہو۔ اور آدم مٹی سے پیدا ہوئے تھے۔ اور در حقیقت تم میں سے نہایت مکرم خدا کے نزدیک وہ ہے۔ جو تم میں سب سے زیادہ متقی ہو تفسیر صافی زیر آیت مذکور۔ مختلف قبائل کی غرض شناخت ہونیکے بارہ میں بھی اسی موقعہ پر تفسیر صافی میں منقول ہے۔ لیعرف بعضکم بعضاً لا للتفاخر بالاباء والقبائل یعنی تاکہ ایکدوسرے لوگوں میں شناخت و امتیاز ہو سکے نہ اسواسطے کہ بڑے باپ دادوں اور بڑے قبیلوں والے دوسروں پر فخر و مباہات کریں۔

افسوس ہے کہ ابوسفیان کی طرح آپ بھی اس مبارک تعلیم کو فراموش فرما بیٹھے

(۳) دنیا میں لوگونکی کچھ عادت بھی ہے۔ کہ غیر تو غیر بعض دفعہ ایک ہی قوم و قبیلے والے بلکہ ایک باپ کے بیٹے بھی ایکدوسرے کو ذلیل و ضعیف کہہ گزرتے ہیں۔ حالانکہ دراصل وہ نہیں ہوتے مثلاً ایکموقعہ پر جناب علی کی بابت منقول ہے کہ آپنے اپنے عم مکرم عباس اور سگے بھائی عقیل کو بھی رجلین ضعیفین حالِقین فرمادیا اور جسکا ترجمہ علامہ مجلسی نے یوں فرمایا ہے" دو مرد ضعیف الیقین ذلیل النفس بودند کہ تازہ مسلمان شدہ بودند عباس و عقیل ایشانرا در جنگ بدر اسیر کردند" حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۵۸۶

(۴) ابوسفیان نے اگر شیخین کو اذل بطن قریش کہدیا تو اس میں شیخین کی کسر شان نہیں ہو سکتی

کیونکہ خلافت و امارت مسلمین کیلئے صرف قریشی ہونا شرط ہے اور بس بحکم حدیث مسلمہ فریقین "الائمۃ من القریش" دیکھئے آپکے قاضی نور اللہ شوستری فرماتے ہیں۔

مطابق حدیث الائمۃ من القریش وحاصل آں اینست کہ ائمہ واولیائے آنحضرت از قریش اندو از غیر قریش نیستند الخ مجالس المومنین ص۹ مطبوعہ ایران

اسی طرح خلفائے اثنا عشر و امرائے اثنا عشر کی حدیث جس سے شیعہ صاحبان دوازدہ امام مراد لیتے ہیں اسکے آخر میں بھی مروی ہے "کلھم من قریش" کتاب اکمال الدین محقق ابن بابویہ مطبوعہ ایران ص۱۳۹ و ص۱۵۹

مگر تعجب تو یہ ہے کہ آپکے بزرگوں نے تو ابوسفیان کو سید قریش و شیخ قریش ہونا تو درکنار اول قریش بھی نہیں مانا ہے۔ بلکہ اسکو اور سارے بنی امیہ کو رومی یعنی عیسائی قرار دیا ہے "و بنی امیہ دراصل قریش نبودند و امیہ غلامے از عبد الشمس بود واو رومی بود۔ تذکرۃ الائمہ مجلسی ص۱۱۰۔ اسی طرح ملاحظہ ہو تفسیر صافی ابتدائے سورہ روم ص۹۲

(۵) آپ سے مخفی نہ ہوگا۔ کہ جناب امام صادق علیہ السلام کی والدہ ماجدہ ام فروہ ابوبکر رض کے پوتے یعنی قاسم بن محمد کی بیٹی تھیں۔ علامہ مجلسی فرماتے ہیں "پدر بزرگوارش حضرت امام باقرؑ و مادرش ام فروہ دختر قاسم پسر محمد نجیب ابی بکر رض است" تذکرۃ الائمہ ص۱۴۲ و ص۱۴۶

آج تمام شیعہ فخریہ جعفری کہلاتے ہیں۔ اور انکی تمام کتب احادیث میں زیادہ تر امام صادق کی احادیث کا مجموعہ ہے۔ پس اگر ابوبکر واقعی ابوسفیان کے کہنے سے اول بطن قریش مانے جائیں۔ تو انصاف سے فرمائیے گا۔ اس ذلت کا اثر کتنے بطون طاہرہ کو بھی متاثر کر دیگا۔

(۶) غور طلب تو یہ امر ہے کہ خدا اور خدا کے رسول نے کسی کو شیخ و سید قریش بنایا۔ اور کسی کو اول قریش۔ ابوسفیان کا شیخین کو اول بطن قریش کہنا اسکی جاہلیت پسندی کو ظاہر کرتا ہے لیکن شیخین کا ابوسفیان کو سید و شیخ قریش کہنا کمال شرافت اور اقتضائے دینداری پر

دال ہے کیا آپ نے حدیث سید القوم خادمہم کبھی نہیں سنی. حدیث مذکور کے لئے ملاحظہ ہو کتاب من لا یحضرہ الفقیہ باب النوادر۔

(۷) افسوس ہے کہ شیخین کے بغض نے آپکو عدل و انصاف سے اسقدر دور پھینکدیا ہے کہ اپنے ہاں کی مشہور و معروف احادیث و ارشادات بزرگان دین کو بھی آپ نظر انداز کر دیتے ہیں مثلاً حدیث شریف میں آیا ہے کہ مومن کا حسب و نسب اسکا دین ہے "حسب الرجل دینہ" کافی کتاب الروضہ لا حسب کحسن الخلق یعنی حسن خلق کی مانند کوئی حسب نہیں ہے من لا یحضرہ الفقیہ امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بہشت تو واسطے متقی کے ہے اگرچہ غلام حبشی ہو. اور دوزخ واسطے گنہگار کے ہے. اگرچہ سید قریشی ہو تفسیر عمدۃ البیان سید عمار علی زیر آیت فلا انساب بینہم صفحہ ۴۲۰

اصلاح۔ شیخین کو یہ شرف نصیب ہؤا۔ کہ کبھی اپنی وصلت و پیوند خاندان بنی امیہ میں کر سکیں مگر یزید ایسا معزز و سر بر آوردہ تھا۔ کہ خلیفہ دوم کی پوتی سے عقد کیا۔ تو کیا اسکے بعد بھی کسی کو شرافت نسبی میں یزید کے شبہ ہو سکتا ہے؟ الشمس صفحہ ۱۲

مصلح (۱) یہ وجہ افضلیت بھی آپکی جاہلیت پرستی پر دلالت کرتی ہے کیا قرآن و حدیث سے آپ ثابت کر سکتے ہیں کہ خاندان بنی امیہ سے وصلت و پیوند کرنا کمال شرافت النسب کی دلیل ہے؟ شاید جناب رسول صلعم نے اسی لئے ابو سفیان کی لڑکی کی خواستگاری فرمائی تھی؟ اگر یہ ٹھیک نہیں ہے تو آپ خود ہی انصاف سے فرمائیے کہ جب شیخین نے فخر اولین و آخرین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پیوند و وصلت کا شرف حاصل کر لیا۔ تو انکو خواہ مخواہ بنی امیہ سے بھی پیوند وصلت کی کیا ضرورت تھی؟

(۲) اگر آپ کی منشاء بجائے خسر بننے کے داماد بننا ہے تو حضرت عمرؓ کو جو جناب علی علیہ السلام کی صاحبزادی ام کلثوم کے عقد سے شرف دامادی نصیب ہؤا۔ کیا وہ کم ہے۔ عقد ام کلثوم کے انکار پر آپکو غیر معمولی اصرار ہے مگر خاکسار کے متعدد مضامین کی طرح جو رسالہ تشحیذ النجم

لکھنؤ میں شائع ہو چکے ہیں۔ آپ نے اس مضمون کا جواب بھی ابتک نہیں دیا ہے۔ جو زیر عنوان ایثاق الوثوق فی عقد ام کلثوم والفاروق النجم مطبوعہ ۹ ماہ مئی ۱۹۱۲ء میں عرصہ سے شائع ہو چکا ہے۔

(۳) مانا کہ یزید نے خلیفہ دوم کی پوتی سے عقد کیا مگر اس پیوند سے وہ معزز اور سربرآوردہ کیسے ہو گیا؟ شیخین کو تو آپ ابھی ابھی ارذل بطن قریش ظاہر فرما چکے ہیں۔ پھر اگر یہ عزت و سربرآوردگی کی دلیل ہو سکتی ہے۔ تو آپکو عثمان بن عفان کے پوتے کو بھی جناب علی سے معزز و سربرآوردہ ماننا پڑیگا۔ جسکے ساتھ فاطمہ بنت حسین یعنی جناب علی کی پوتی کا عقد ہوا۔ "بعد از حسن مثنی فاطمہ بحبالہ نکاح عبد اللہ بن عمر بن عثمان بن عفان در آمد" ناسخ التواریخ جلد ششم کتاب ۲ صفحہ ۱۳۱۳

اور اسی طرح حجاج بن یوسف کو بھی معزز و سربرآوردہ مانئے گا۔ جس نے جناب علی کے سگے بھائی حضرت جعفر طیار کی پوتی سے عقد کیا۔ جو بنی امیہ سے تھا۔ نہ ارذل بطن قریش سے بلکہ بقول ولید بن عبد الملک ایک ثقفی غلام تھا "حجاج ابن یوسف دختر عبد اللہ بن جعفر ام کلثوم را خطبہ کرد" طراز مذہب مظفری مطبوعہ بمبئی ص ۶۳۹

اصلاح۔ خلافت ابوبکر باعث ارتداد اکثر عرب ہوئی تھی۔ کہ بجز مکہ و مدینہ قریہ جوا ماد ٹھیک پڑھا نہیں گیا غالباً قرب و جوار ہے) کہیں سجدہ نہ کیا جاتا تھا۔ اسی طرح عمر و عثمان دونوں کی خلافتوں میں ہزارہا نہیں بلکہ لاکھوں آدمی مرتد ہوئے اسلام سے خارج ہوئے ہیں۔ بخلاف یزید کے کہ اسکی خلافت میں ایک تنفس بھی مرتد نہیں ہوا۔ الشمس ص ۱۲ د ص ۴۳

مصلح (۱) کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم اے صاحب اگر ارتداد موجب تحقیر خلافت ہے۔ تو جناب علی کی خلافت کا ارتداد بھی یاد کرنا چاہیئے۔ یاد نہ ہو۔ تو میں عرض کر دیتا ہوں۔ تفسیر صافی میں آیت ارتداد یعنی من یرتد منکم عن دینہ کے نیچے بحوالہ تفسیر مجمع البیان امام محمد باقر اور امام صادق سے روایت لکھی ہے کہ اس آیت

کے مصداق اسوقت کے مرتدین ناکثین و قاسطین و مارقین ہیں یعنی اصحاب جمل و صفین و نہروان اسی طرح تفسیر منہج الصادقین میں آیت مذکور کے نیچے مرقوم ہے۔ اب فرمائیے بقول آپ کے یزید کی خلافت حضرت علی کی خلافت سے بھی افضل رہیگی یا نہ ؟

(۲) آپکو معلوم ہو کہ خلافت ابوبکر کے وقت جو ارتداد ہُوا۔ اسکا باعث رسول صلعم کی وفات ہوئی تھی۔ نہ کہ خلافت ابوبکر رضؓ بلکہ آپ کے محققین تو یہاں تک لکھ گئے ہیں

بلکہ آپ کے محققین تو یہاں تک لکھ گئے ہیں

کہ جناب رسول صلعم کی زندگی میں ہی تیرہ قبیلے مرتد ہو گئے تھے۔

"و در تواریخ مذکور است کہ سیزدہ قبیلہ از اسلام مرتد شدند در آخر عہد رسول اللہ" دیکھو تفسیر منہج الصادقین مطبوعہ ایران صہ۲۶۷ زیر آیت من یرتد منکم

اور کلینی صاحب نے روایت کی ہے کہ بعد رسول صلعم کے تمام لوگ مرتد ہو گئے تھے سوائے تین کس (مقدادؓ۔ ابوذرؓ۔ سلمانؓ) کے کتاب الروضہ صہ۱۱۵ لطف تو یہ ہے کہ اس امر کا خود آپکو بھی اقرار ہے۔ اسی رسالہ الشمس میں آپ ایک جگہ لکھتے ہیں۔ بلکہ منتہائے کوشش انکی یہی رہی ہے کہ خوف فتنہ مرتدین سے ایسا کیا گیا۔ جس پر حضرت عمرؓ فرماتے "بیعتہ ابی بکر کانت فلتۃ" اس جملہ سے صاف طور پر واضح ہوسکتا ہے کہ فتنہ ارتداد خلافت ابوبکر رضؓ کے انعقاد سے پیشتر تھا۔ جبھی تو جلدی کی گئی۔ اب مذکورہ بالا فقرہ کا مقابلہ اپنے اس قول سے کیجیے "کہ خلافت ابوبکر باعث ارتداد اکثر عرب ہوئی" شرم آئے گی یا نہ ؟

یہاں پر ایک سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ جب اس کثرت کے ساتھ لوگ مرتد ہو گئے تھے۔ تو انکو پھر مسلمان کس نے بنایا ابوبکر صدیق نے ہی یا کسی اور نے ؟ باوجود اسکے آپکا ابوبکرؓ کی ہی خلافت کو موجب ارتداد ظاہر کرنا کسقدر بے انصافی ہے۔ مرتدین کے ساتھ ابوبکرؓ کے مجاہدات و محاربات دیکھنے ہوں۔ تو تفسیر منہج الصادقین زیر آیت من یرتد منکم ملاحظہ فرمائیے۔ اور یکجائی طور پر خلفائے راشدین کے فتوحات مشارق و مغارب کی تفصیل

دیکھنی ہو تو ناسخ التواریخ جلد ۲ کتاب ۲ کو مطالعہ فرمائیے پھر آپکو معلوم ہو جائیگا کہ انکی خلافتوں میں ہزارہا و لکوک ہا مرتدین کا مبالغہ آمیز اعتراض سراسر آپکا افترا ہے یا نہ ؟ خلفائے راشدین کے ہمعصر اور رعایائے اہل اسلام کے حق میں اسقدر بد اعتقادی اور سوء ظن کہ ہزاروں لاکھوں مسلمانوں کو مرتد کہنے میں تامل نہ ہوا۔ اور یزید پر اسقدر نظر عنایت کہ اسکے عہد میں آپ نے لکھ مارا ہے کہ ایک شخص بھی مرتد نہیں ہوا۔ کتنے تعجب کی بات ہے۔

قبل اسکے کہ آپ ہم سے یہ تسلیم کرائیں آپکو ثابت کرنا چاہیئے۔ کہ خلفائے راشدین کے وقت کے لکوک ہا مرتدوں کو دوبارہ کسی نے مسلمان بنا دیا تھا کہ پھر یزید کے عہد میں ایک شخص بھی مرتد نہ ہوا ؟۔ اور وہ کون بزرگوار تھے۔ جنھوں نے مکہ و مدینہ سے باہر تمام عرب و شام و ایران و مصر میں ہزاروں مسجدیں تعمیر کرا دیں۔ اور کفر و شرک کو ان ممالک سے نیست و نابود کر دیا۔ اور اسلام کا سکہ چار دانگ عالم میں بٹھا دیا ؟ کیا یہ سب کارہائے نمایاں یزید نے انجام دیئے یا اس کے باپ نے یا اسکے دادا نے ؟ یا سوائے خلفائے راشدین کے کسی اور نے ؟

(۳) اور پھر جو آپ نے لکھا۔ کہ یزید کی خلافت میں ایک شخص بھی مرتد نہیں ہوا۔ حیران ہوں کہ اس بے بنیاد دعوے کو بھی آپ کی قلت نظر پر محمول کروں یا شامت تعصب صحابہ رسول پر کیونکہ آپ کے بزرگوں سے ایک مشہور روایت مروی ہے کہ امام حسین کی شہادت کے بعد تمام لوگ مرتد ہو گئے تھے۔

"از حضرت امام زین العابدین روایت کردہ اند کہ میفرمود کہ تمام مردم بعد از قتل حسین مرتد شدند" مجالس المومنین صـ ۱۴۴ مطبوعہ طہران ترجمہ یحییٰ بن ام الطویل اور کتاب رجال کشی مطبوعہ بمبئی صـ ۸۲ رہا یہ امر کہ یہ لوگ سنی تھے یا شیعہ اسکا فیصلہ آپ کے انصاف پر چھوڑتا ہوں۔

اصلاح۔ خلفائے ثلاثہ کی غرض محض بغرض دنیاداری تھی۔ جس سے کسی سنی کو بھی

انکار نہیں ہو سکتا۔ بخلاف یزید کے کہ محض بغرض حصول نجات اس نے تمنا کی۔ الشمس ص۱۳
مصلحہ (۱) الشمس کے اسی صفحہ پر آپ خود ظاہر فرما چکے ہیں۔ کہ ابوبکر کی خلافت کی غایت یہ تھی کہ فتنہ مرتدین بڑھنے نہ پائے آپ کے اصل الفاظ اوپر کے اعتراض کے جواب میں عرض کر چکا ہوں یعنی یہ کہ "منتہائے کوشش انکی یہی رہی ہے کہ خوف فتنہ مرتدین سے ایسا کیا گیا۔ جس پر حضرت عمرؓ فرماتے "بیعة ابی بکر کانت فلتتہ" پھر اسی خلافت کی غرض آپ محض دنیاداری کس طرح ٹھہرا سکتے ہیں؟ اگر فتنہ مرتدین کا قلع و قمع کرنا دنیاداری ہے تو پھر دینداری کس چیز کا نام ہے؟

(۲) اگر خلفائے ثلاثہ کی غرض خلافت محض دنیاداری تھی تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ جناب علی اسکے حاصل کرنیکے لئے کیوں جدوجہد کرتے رہے؟ یہانتک کہ لکھا ہے کہ جناب سیدہ کو گدھے پر سوار کر کے اور حضرات حسنین کو ساتھ لیکر ہر ایک انصار کے گھر جا جا کر رات کی نیند بھی حرام کر کے امداد کی خواستگاری کرتے رہے اور کوئی شنوائی نہ ہوئی۔

"شبانگاہ علی علیہ السلام فاطمہ را بر حمارے سوار کرد و دست حسنین را بگرفت و بر در سرائے یک یک از انصار بگذشت و طلب یاری نمود و چوں دست نہ یافت در خانہ نشست" ناسخ التواریخ جلد ۲ کتاب ۲ مطبوعہ ایران ص۴۲

(۳) ابوبکر صدیقؓ کی خلافت کو محض دنیاداری قرار دینے سے پہلے آپکو ثابت کرنا لازمی تھا کہ رسول صلعم کی فلاں فلاں ملکوں میں سلطنت تھی یا آپ کی فلاں علاقہ میں اسقدر ذاتی جاگیر تھی جس سے اتنے ہزار یا اتنے لاکھ روپیہ کی ماہانہ یا سالانہ آمدنی تھی یا آپ کے پاس اسقدر خزانہ عامرہ جمع تھا۔ جب تو اسپر قابض ہونیوالے کو دنیاداری کا متہم قرار دیا جائے۔ ورنہ ناحق اتہام دنیاداری کے لگانا افتراپردازی یا بہتان بندی ہوگی۔ جو محققین کی شان کے سراسر خلاف ہے۔

(۴) آنحضرت صلعم کی دنیاداری کا حال تبلانے کے لئے ایک شیعہ فاضل کی شہادت ہدیہ ناظرین کیجاتی ہے ثم توفی و علیہ دین و ذرعہ مرھونة بطعام اھلہ۔ ما ترک

درہماً ولا دیناراً ولا شید قصراً ولا غرس نخلاً لنفسہ ولا شق نہراً۔ کتاب الخرائج علامہ قطب الدین راوندی باب ۲ مطبوعہ بمبئی صفحہ ۱۴۵ یعنی آنحضرت صلعم فوت ہو گئے۔ اس حال میں کہ آپ پر قرضہ واجب تھا۔ اور آپکی زرہ کسی کے پاس گروی تھی جہاں سے اپنے گھر والوں کے لئے آپ نے خوراک حاصل کی تھی نہ آپ نے کوئی درم چھوڑا نہ دینار۔ نہ کوئی محل اپنے لئے تعمیر کرائی نہ کوئی باغ اپنے لئے لگایا نہ کوئی نہر کھدوائی۔

اب غور کرنا چاہیئے کہ ایسے بھگڑ اور بے نوا بادشاہ یا رئیس کی وفات پر خلیفہ بننے کے لئے کس دنیا پرست کا دل للچائیگا؟

تاریخ شاہد ہے کہ جو حال دنیاداری کے بارہ میں آنحضرت صلعم کا تھا۔ ابوبکر صدیق کا بھی تھا آپ نے بھی تمام عمر کمال زہد و تقوے میں بسر کردی نہ کوئی رہنے کا محل بنایا۔ نہ باغ لگوایا۔ نہ کوئی مال جمع کیا۔ نہ اپنی اولاد کو اپنا جانشین بنایا۔ اس کمال اتباع نبی صلعم کی بنا پر بھی آپ رسول صلعم کے خلیفہ برحق ثابت ہوتے ہیں۔ اللّٰھم صل علی محمد وعلیٰ خلفائہ۔

اصلاح۔ خدا نے یزید کو ایسا تمکن فی الدین دیا تھا کہ باوصفیکہ صحابہ اسکی شراب خوری کو دیکھتے ہیں۔ اسکے انواع واقسام کے فجور سے مطلع مگر حضرت ابن عمر اسکو خلیفہ راشد بنا رہے ہیں الشمس ص ۴۵

مصلح (۱) شراب خوری کو یزید کے تمکن فی الدین کی مثال میں پیش کرنا بھی آپ جیسے شیعہ محقق کا ہی حصہ ہے۔ یہ بھی خلفائے راشدین کے ساتھ بغض رکھنے کی شامت ہے۔ ورنہ خدا نخواستہ آپ ایسے جاہل نہیں تھے کہ تعصب کے جوش میں ایسے دور از عقل و فہم شبہات پیش کرتے۔

(۲) یزید کی شراب خوری پر صحابہ مانع نہ ہوئے تو آپ کے نزدیک یہ اسکے تمکن فی الدین کی دلیل ٹھہر گئی واہ امیر صاحب!

بھلا فرمائیے تو بھی شراب خوری زیادہ ارتکاب ہے یا حسب عقیدہ شیعہ غصب خلافت و غصب فدک وغیرہ بڑے ارتکاب ہیں؟ پس بقول آپ کے اگر شراب خوری تمکن فی الدین کی علامت ہو سکتی ہے۔ تو غصب خلافت کیوں اسکی علامت نہیں ہو سکتی؟ یا کیا ان ارتکابات کبیرہ و کثیرہ کے موقعہ پر صحابہؓ مدینہ میں موجود نہ تھے؟

دوسرے صحابہ کو جانے دیجئے وہ بارہ ہزار خاص صحابہ کہاں تشریف لے گئے تھے جس میں نہ کوئی قدری تھا نہ مرجی نہ حروری نہ معتزلی۔ حیات القلوب ملا باقر مجلسی جلد۲ ص۵۸۸ (س) باقی رہا عبداللہ ابن عمر کا یزید کو خلیفہ راشد کہنا تو اسکا موقعہ و محل بھی تو بتلایا ہوتا۔ کہ کس وقت ایسا کہا تھا؟ اور کون سی ایسی خاص ضرورت شدید واقعہ ہو گئی تھی۔ اگر انہوں نے بغرض رفع فتنہ و فساد ملت اسلام یزید کو خلیفہ راشد کہہ بھی دیا ہو تو کیا ہوا۔ وہ دیکھ رہے تھے کہ مدینہ والوں میں لشکر شام کے مقابلہ کی تاب نہیں۔ مدینہ میں نہ کوئی باقاعدہ فوج تھی نہ کوئی سپاہ تھی۔ پھر وہ غیر معصوم بھی تھے۔ لیکن انہوں نے یزید کے ہاتھ پر بیعت نہیں کی۔ تعجب تو جناب امام حسن علیہ السلام پر ہے۔ جن کے پاس چالیس ہزار لشکر جرار شیعیان حیدر کرار کا موجود۔ جلاء العیون اردو ص۳۲۳۔ جن کے قبضہ قدرت میں عصائے موسیٰ اور انگشتری سلیمان موجود اسم اعظم کے ۷۲ حروف ورد زبان اور پھر معاویہ کے ہاتھ پر بیعت فرمائی اور خلافت جیسی منہم بالشان امانت کو اسکے ہاتھ میں دیدیا۔ آج اسی علی کے ایک فرزند کو مہاجرین الاولین اور یزید کی خلافت و مراتب ذاتی میں کوئی تفاوت نظر ہی نہیں آتا۔ اور ہم سے نہایت تحدی کے ساتھ دریافت کرتا ہے۔ لیکن اسکے لئے وہی جواب موزون ہے جو جناب علیؑ نے امیر معاویہ کو لکھا تھا کہ

"وما انت والفاضل والمفضول والسائس والمسوس وما للطلقاء وابناء الطلقاء والتمييز بين المهاجرين وترتيب درجاتهم وتعريف طبقاتهم"

(۲) خلافت رسول وغیرہ

ابوبکر صدیق اور دوسرے خلفائے راشدین کی خلافت جامع خلافت نبوت ہے۔ اور یزید کی خلافت بمعنی سلطنت محض۔ آپکی نظر میں دونوں میں کچھ تفاوت نہیں لیکن بادنیٰ تامل یہ اشتباہ رفع ہوجاتا ہے مثلاً

اصول کافی میں ایک روایت ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ خلافت نبوت کا سلسلہ جناب علی علیہ السلام کی زندگی تک تھا۔ جبدن آپ فوت ہوگئے یہ سلسلہ مبارک بھی منقطع ہوگیا۔ الیوم انقطعت خلافۃ النبوۃ اصول کافی صـ ۲۹۹ باب مولا علیؑ۔ اور اس سے تو آپکو بھی انکار نہیں ہوگا۔ کہ ثلاثہ رضی اللہ عنہم اور انکی خلافت جناب علی سے پہلے ہوچکی تھی۔ اور یہ بھی آپ جانتے ہونگے کہ یزید بعد وفات جناب علی خلیفہ بنا تھا۔ فرمائیے اب بھی آپ ثلاثہ رضؓ اور یزید کی خلافتوں میں تمیز کرسکینگے یا نہیں؟

(۳) سیرت دو خصوصیات کا ذکر ہوچکا۔ اب یہ تیسری خصوصیت فیمابین اصحاب ثلاثہ رضی اللہ عنہم و یزید کے ہے۔ اصحاب ثلاثہ کی سیرت وہ مبارک سیرت ہے کہ امام حسن علیہ السلام نے یزید کے باپ کو خلافت سپرد کرنیکے وقت جو عہد نامہ لکھوایا۔ اس میں اس سے اقرار لیا کہ بعد کتاب و سنت رسول صلعم خلفائے راشدین کی سیرت پر عمل کرتا رہیگا۔ چنانچہ اصل عبارت فاضل مجلسی کی کتاب سے عرض کیجاتی ہے "بسم اللہ الرحمن الرحیم حسن بن علی بن ابی طالب نے معاویہ بن ابو سفیان سے اس شرط پر صلح کی کہ درمیان مردم یہ کتاب خدا و سنت رسول و سیرت خلفائے شائستہ پر عمل کرے" بالفاظہ جلاء العیون اردو مطبوعہ لکھنؤ صـ ۳۱۵

اور پھر تعجب ہے کہ امام زین العابدین علیہ السلام نے بھی یزید کی بیعت کرلی۔ حالانکہ امام حسین علیہ السلام کو دیکھ چکے تھے کہ شہادت گوارا کی۔ مگر بیعت یزید کی ذلت گوارا نہ کی۔ بیعت ہذا کے لئے ملاحظہ ہو فروع کافی کتاب الروضہ صـ ۱۱۵

پس اگر ابن عمر کی زبانی خلیفہ راشد کہنے سے آپ یزید کو تمکن فی الدین کا سرٹیفکیٹ دے

سکتے ہیں۔ تو امام زین العابدین کی عملی بیعت سے تو بوجہ اولیٰ وہ اسکا مستحق ہے۔

اصلاح۔ خلفائے ثلاثہ کی کونسی علامت یا نشان خلافت حقہ ہے۔ جو خلفائے ثلاثہ میں پائی گئی۔ اور یزید میں پائی نہ گئی؟ الشمس ص۲۴

مصلح۔ ویسے مابہ الامتیاز تو بے انداز ہیں مگر میں بخوف طوالت حسب الارشاد صرف وہی بیان کرونگا۔ جو متعلق خلافت حقہ ہوں۔

(۱) ہجرت اور اسکے ثمرات

ا۔ سب سے مقدم مابہ الامتیاز درمیان یزید اور خلفائے راشدین کی ہجرت ہے۔ جو نہ یزید کو نصیب ہوئی نہ اسکے باپ کو نہ اسکے دادا کو۔ کیونکہ وہ بعد فتح مکہ ایمان لے آئے وقال رسول اللہ لا ہجرت بعد الفتح

ب۔ اصحاب ثلاثہ نہ صرف مہاجرین میں داخل ہیں۔ بلکہ مہاجرین الاولین میں بھی ممتاز ہیں جناب علی علیہ السلام نے اپنے ایک مراسلہ میں جو یزید کے باپ کو تحریر فرمایا تھا۔ فرماتے ہیں۔ کہ شوریٰ خلافت کا حق مہاجرین و انصار کو ہے۔ اگر وہ کسی شخص پر متفق الرائے ہو جائیں اور اسکو امام سے موسوم کریں تو خدا کے نزدیک بھی وہ امام پسندیدہ ہو جاتا ہے۔ دیکھو شرح علامہ ابن ہیثم جزو ۱۳ مطبوعہ ایران زیرا نما الشوریٰ للمهاجرین والانصار الخ

ج۔ اسی طرح ایک اور مراسلہ میں جناب علیؓ یزید کے باپ کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "واعلم انک من الطلقاء الذین لا تحل لہم الخلافۃ ولا تعرض فیہم الشوریٰ" ابن ہیثم جزو ۱۳ یعنی تم جانتے ہو۔ کہ تم طلیقوں میں سے ہو۔ جنکو خلافت کا کوئی استحقاق ہے نہ شوریٰ کرنے کا۔

د۔ امیر معاویہ نے ایک مراسلہ میں جناب علیؑ کو تحریر کیا۔ اور تمہید میں مراتب صدیق و عثمان کی تعریف کی۔ اور بعد اسکے اپنے اصل مقصد کو لکھا۔ اسکے جواب میں جناب علیؑ فرماتے ہیں وما للطلقاء وابناء الطلقاء والتمیز بین المهاجرین الخ ابن ہیثم جزو ۳۲۔ یعنی

طلیقوں اور طلیقوں کی اولاد کو کیا پڑی ہے کہ وہ مہاجرین کے درمیان تمیز کرنے کے درپے ہیں۔ کہ جناب علی تو مہاجرین کو خلیفہ بنانا تو بجائے خود خلیفہ بنانے تک مجاز ظاہر کریں۔ اور اس طرح انکے ساختہ پرداختہ کو خدا کا ساختہ پرداختہ ارشاد فرمائیں بالمقابل اسکے یزید تو بجائے خود اسکے باپ کو بھی طلیق ابن طلیق کا خطاب دیں۔ اور پھر فرمائیں کہ مہاجر نہ ہونے اور طلیق ہونے کی وجہ سے تم کو خلافت کا حق ہی نہیں پہنچ سکتا۔ نہ تمہارا شوریٰ مقبول ہے۔ یہانتک کہ تم کو یہ بھی حق نہیں ہے۔ کہ مہاجرین کے مراتب و مدارج میں تمیز کرنے کی جرأت کرو معلوم ہوتا ہے کہ صدر اسلام میں حسن سیرت میں خلفائے راشدین ضرب المثل ہو گئے تھے پھر نہ صرف عوام میں بلکہ خواص میں بھی اور نہ صرف بنی ہاشم بلکہ بنی امیہ میں بھی۔ جب ہی تو امام حسن علیہ السلام یزید کے باپ سے انکی متابعت پر کاربند رہنے کا اقرار تحریری لے رہے ہیں۔ اور لطف یہ ہے کہ نہ امام حسن انکے اسماء گرامی لکھواتے ہیں۔ نہ امیر معاویہ ان سے دریافت کرتا ہے کہ کون سے خلفائے شائستہ؟ گویا دونوں کو بخوبی معلوم ہے پھر نام کہنے سننے کی کیا ضرورت تھی۔ ؎

خوشتر آں باشد کہ سرِ دلبراں ✤ گفتہ آید در حدیثِ دیگراں

خدا کی شان ہے۔ کہ آجکل کے امام زادوں کو اُن ہی خلفاء کی خلافت بلکہ اسلام لانے سے بھی انکار ہے۔ اور یزید کو مقابل بنا کر امتیاز خلافت کرانے پر اصرار ہے۔ امید ہے کہ سردست اسیقدر کافی ہوگا۔ ورنہ بار زندہ صحبت باقی۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

(ہیچمدان خادم عثمان خاں دم)